سوال

(492)چند مختلف سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت کی خبر سنانے سے منع کرتے تھے کیا فوتگی کا اعلان کرنا درست ہے ؟

اگر عورت کے چہرے پر مونچھیں اگ آئیں تو کیا انہیں صاف کیا جاسکتا ہے ؟

کیا بچوں یا بڑوں کو برہنہ دیکھنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ؟

عشاء کی نماز کے بعد دو نفل ادا کیے جاسکتے ہیں ؟

اگر زکوۃ کی مدت رمضان المبارک سے پہلے پوری ہوجائے تو کیا اسے رمضان المبارک میں ادا کرنے کے لئے روکا جاسکتا ہے تاکہ ثواب زیادہ ہو ؟

سوال درج کرنے سے حیا مانع ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جوابات بالترتیب درج ذیل ہیں :

جوابات بالترتیب درج ذیل ہیں :

دورجاہلیت میں رواج تھا کہ جب کوئی مرجاتا تو اس کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہوئے گلی کوچوں میں ڈھنڈورا پیٹا جاتا تھا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے اعلانات سے منع فرمایا ہے ۔ [مسند امام احمد، ص : ۴۰۶، ج۵]

البتہ مسجد میں سادگی کے ساتھ فوتگی کی اطلاع اور نماز جنازہ کا اعلان کیا جاسکتا ہے ، جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے سربراہ حضرت نجاشی کے فوت ہونے کی اطلاع

اوراس کے جنازہ کا اعلان فرمایا تھا۔ [مسند امام احمد، ص: ۲۴۱، ج ۲]

مردوزن کے بال تین طرح کے ہوتے ہیں :

1۔ جن کے زائل کرنے سے شریعت نے منع فرمایا ہے، مثلاً: مرد کی داڑھی اور مردوزن کے ابروؤں کے بال، انہیں زائل کرنا حرام اورناجائز ہے۔

2۔ جن کا زائل کرنا شریعت میں مطلوب وپسندیدہ ہے، مثلاً: مردوزن کے موئے بغل وزیرناف اور مرد کی مونچھیں وغیرہ شریعت نے حکم دیا ہے کہ انہیں زائل کیا جائے۔

3۔ جن کے زائل یا باقی رکھنے کے متعلق شریعت نے سکوت اختیار فرمایا ہے، مثلاً: عورت کی داڑھی اوراس کی مونچھیں وغیرہ ان بالوں کے متعلق شریعت نے کوئی حکم نہیں دیا ہے، بلکہ انسان کے اپنے اختیار پر موقوف رکھا ہے، ایسی چیزوں کے متعلق شریعت کا قاعدہ ہے کہ وہ قابل معافی ہیں۔ان کا عمل میں لانا، نہ لانا دونوں برابر ہیں۔ [ابوداؤد، الاطعمہ: ۳۸۰۰]

اب ان کے متعلق وجہ ترجیح تلاش کرنا ہوگی وہ یہ ہے کہ عورت کی داڑھی اور مونچھوں کے بال اس کے قدرتی نسوانی حسن میں باعث رکاوٹ ہیں، پھر عورت کی خلقت اورجبلت کے بھی خلاف ہیں۔ لہٰذاان زائد بالوں کا زائل کرنا ہی شریعت میں مطلوب ہے۔ [واللہ اعلم]

شریعت نے نواقض وضو کی تعیین کردی ہے کسی کو برہنہ دیکھنا نواقض وضو سے نہیں ہے۔ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے جو خواتین مدت رضاعت کے بعد بچوں کو نہلاتی ہیں اگر صابن وغیرہ استعمال کرتے وقت ان کا ہاتھ شرمگاہ کو لگ جائے توانہیں نماز کے لئے نیا وضو کرنا ہوگا۔

عشاء کی نماز کے بعد دوسنت پڑھنے کا احادیث میں ذکر آیا ہے۔ دو نفل ادا کرنے کی صراحت کسی حدیث میں بیان نہیں ہے، ہاں، وتر کے بعد دو رکعات ادا کرنے کا حکم اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک ملتا ہے۔ وہ بھی ہمیں کھڑے ہوکر ادا کرنے چاہیں، انہیں بیٹھ کر ادا کرنا سنت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں بیٹھ کر ادا کرنا آپ کا خاصہ ہے۔اس کی تفصیل گزشتہ کسی فتویٰ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اگرمال ،نصاب زکوٰۃ کو پہنچ جائے اوروہ ضروریات سے فاضل ہواوراس پرسال گزرجائے تواس میں زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر کوئی زکوٰۃ کا مستحق ضرورت مند ہے توفوراًادا کرنا چاہیے۔ امید ہے کہ ثواب میں کمی نہیں آئے گی۔ ہاں، اگرکوئی ضرورت مند وقتی طور پر سامنے نہیں ہے توثواب میں اضافہ کے پیش نظر اسے رمضان تک موخر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے،تاہم بہتر ہے کہ جب بھی زکوٰۃ واجب ہوتوفوراًاس سے عہدہ برآ ہوجائے کیونکہ زندگی اور موت کے متعلق کسی کو علم نہیں ہے وہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ اگر زکوٰۃ دیئے بغیر اللہ کا پیغام اجل آگیا تواُخروی بازپرس کا اندیشہ ہے۔

خاوند کو فطرت وشریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اپنی بیوی سے تمتع کرنے کی اجازت ہے۔ سوال میں ذکرکردہ صورت اگرچہ شریعت کے خلاف نہیں ہے،تاہم فطرت سے متصادم ضرور ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:486